Name	**:**	**Mohd.Irfan Ahmed**
Supervisor	**:**	**Prof. Akhtarul Wasey**
Title	**:**	**Bihar mein Muslim Muaasharat: Mazhabi aur samaji tanazur mein**
Department	:	**Islamic Studies**

تلخیص

بہار میں مسلم معاشرت: مذہبی اور سماجی تناظر میں

ہندوستان کے صوبہ جات میں بہار ایک مردم خیز صوبہ ہے۔ جو ہر زمانے میں اعلیٰ تہذیب وتمدن اور مختلف مذاہب، علوم وفنون کا گہوارہ رہا ہے۔ دیگر ریاستوں کی طرح اس خطہ میں بھی اسلام کی آمد اور مسلمانوں کی سکونت واستقرار، تجارت، نقل مکانی، سیاسی فتوحات اور تبدیلی مذہب کا نتیجہ ہے۔ تبدیلی مذہب کے باب میں صوفیاء اور علماء کی تبلیغی کاوشوں کا نمایاں کردار ہے خاص طور پر حضرت امام محمد تاج فقیہ کی اولاد نے منیر، بہار شریف اور مضافات میں اپنی تبلیغی کوششوں سے اسلام کا پیغام پہنچایا۔ منیر شریف اس علاقے میں تبلیغ کا پہلا مرکز بن کر ابھرا، جہاں سے حضرت تاج فقیہ کے خانوادے کے ایک جید عالم اور بزرگ حضرت شیخ یحییٰ منیری (م۶۹۰ھ) نے خدمت خلق اور رشد وہدایت کا کام انجام دیا۔ حضرت شیخ یحییٰ منیری کے فرزند مخدوم جہاں شرف الدین منیری (م۷۷۲ھ) نے بہار شریف میں بیٹھ کر خلق خدا کی رشد وہدایت اور طالبان حق کی تعلیم وتربیت کی اور غیر مسلموں کو اسلام کی جانب راغب کیا۔

بہار میں مسلم حکومت کا آغاز اختیارالدین محمد بن بختیار خلجی (۱۲۰۴ء۔۱۱۹۲ء) کی فتح بہار سے ہوتا ہے۔ اختیارالدین نے تمام مفتوحہ علاقوں میں مسجدیں، مدرسے اور خانقاہیں وغیرہ تعمیر کروائیں۔ اختیارالدین کی حکومت کے بعد برطانوی سامراج کے قیام تک یہاں مسلم حکمراں برسر اقتدار رہے۔ اس دوران بیرونی اور اندرونی نقل مکانی کے نتیجے میں مسلم آبادیاں قائم ہوئیں۔ جس سے قدرتی طور پر اسلام کی تبلیغ واشاعت میں مدد ملی۔

صوبہ بہار میں اسلام کی آمد اور مسلمانوں کی سکونت واستقرار کے بعد مسلم سماج کی تشکیل کا آغاز ہوا۔ اس نئے مسلم سماج کا ارتقاء بھی ہندوؤں کے ذات پات کے نظام کے خطوط پر ہوا۔ فرق صرف اتنا ہے کہ ہندو سماج میں ذات پات کی تقسیم ایک اعتقادی مسئلہ ہے اور ان کے عقیدے کا لازمی عنصر ہے۔ لیکن مسلم معاشرہ میں ذات برادری اور طبقاتی تقسیم محض ایک سماجی اور رواجی مسئلہ ہے جو اسلامی اصول مساوات کے سراسر منافی ہے۔

عہد وسطیٰ سے دور جدید تک مسلم سماج میں اشراف واجلاف اور شریف وکمین کا تصور تسلسل سے پایا جاتا ہے۔ مسلم معاشرہ کو اس سماجی درجہ بندی کی برائی سے نجات دلانے کے لیے اب تک کوئی منظم اصلاحی تحریک وجود میں نہیں آئی ہے۔ ایک معتبر تنظیم ایشین ڈیولپمنٹ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ (پٹنہ) نے بہار کے مسلمانوں کے درمیان ۴۳ ذاتوں اور برادریوں کی نشاندہی کی ہے جو بالترتیب ۳ سماجی درجوں میں منقسم ہیں۔ اعلیٰ، متوسط اور ادنیٰ۔ مسلم سماج میں اس تفریق کو جلا بخشنے والی اور تحقیر وتضحیک پر مبنی کئی روایتی کہانیاں اب تک رائج ہیں۔ کئی پسماندہ مسلم برادریوں کے موروثی پیشہ کو معاشرے میں ہیچ کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ ان طبقات کا استحصال، تحقیر اور تذلیل ایک سماجی حقیقت ہے۔ معاشرہ میں نام نہاد برادریاں بڑی ہوں یا چھوٹی، ان سب میں امیر وغریب کی ترتیب موجود ہے۔ اس طرح سے معاشرہ میں تفریق صرف ذات پات ہی کی نہیں بلکہ حالت، حیثیت اور سماجی مرتبہ کی بھی ہے۔ پسماندہ برادریوں کے مابین بھی تفریق پائی جاتی ہے جس کا اظہار وقتاً فوقتاً مذہبی وسماجی سطح پر ہوتا ہے۔ اس طرح سے ریاست بہار کا مسلم معاشرہ انتہائی غیر متوازن سماج کا ایک نمونہ ہے۔

۲۰ ویں صدی عیسوی میں پسماندہ طبقات میں سماجی، معاشی اور سیاسی بیداری پیدا کرنے کے لیے کئی تحریکیں معرض وجود میں آئیں۔ جس میں آل انڈیا مومن کانفرنس اور ۲۰ ویں صدی کی آخری دہائی میں ڈاکٹر اعجاز علی کی سرپرستی میں آل انڈیا بیک ورڈ مسلم مورچہ اور علی انور کی قیادت میں ایک دوسری تنظیم پسماندہ مسلم محاذ

کے نام سے قائم ہوئی۔ ان تنظیموں کے قیام اور جدوجہد سے خصوصاً سیاسی سطح پر سماجی انصاف کی لڑائی کا پہلا مرحلہ تقریباً مکمل ہو چکا ہے۔ پسماندہ طبقات میں بیداری آئی ہے۔ سماجی جمود ٹوٹا ہے۔ پسماندہ شناخت کی سیاست مضبوط ہوئی ہے۔ لیکن اس بیداری سے پسماندہ مسلمانوں کی سب سے نچلی سطح کی برادریوں میں بے چینی کی کیفیت بھی پیدا ہوئی ہے۔ کیونکہ یہ سماجی انصاف کے پائیدان پر بھی نہیں کھڑے ہو پائے ہیں۔

مسلمانوں کی معروف ثقافت اور اسلامی اصول کے درمیان ایک طویل کھائی ہے۔ مسلم معاشرے میں بچے کی ولادت سے موت کے بعد تک عملی طور پر موجود کچھ رسمیں ایسی ہیں جو خالص علاقائی روایات کی دین ہیں۔ ایسے متعدد رسوم و روایات اور اعتقادات رائج ہیں جن کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ شادی بیاہ میں جہیز و تلک، ذات برادری اور مہر میں گراں رقوم کی شدت پائی جاتی ہے۔ لڑکے اور لڑکیوں کی پرورش اور تربیت میں جنس کے لحاظ سے امتیازی تفریق نمایاں ہے۔ تعویذ، گنڈہ، جھاڑ پھونک، عملیات، اور توہم پرستی کا چلن ابھی بھی عام ہے۔

۱۸ اویں صدی عیسوی میں برطانوی حکومت کے قیام سے مسلم معاشرہ بہت متاثر ہوا۔ نتیجتاً دینی و دنیاوی دونوں طرح کے محرکات وعوامل نے مل کر مسلم معاشرہ میں برطانوی حکومت کے خلاف گہری عداوت کو جنم دیا۔ مذہبی رہنماؤں نے سامراج مخالف جہاد کے لیے راستہ ہموار کیا۔ وہابی تحریک سے منسلک علمائے صادق پور نے بہار اور بیرون بہار میں غصب کی گئی آزادی کے حصول کی غرض سے اپنی قربانیاں دیں اور آزادی کی جدوجہد میں اہم کردار ادا کیا۔ ان کی جدوجہد کا تعلق محض آزادی وطن سے ہی نہ تھا بلکہ حکومت الٰہیہ کا قیام بھی ان کی تحریک کی بنیادی روح میں شامل تھا۔ ۱۸۵۷ء کی جنگ کے پس پشت بھی وہابی تحریک کا اہم رول تھا۔ جنگ آزادی کی خاطر علمائے صادق پور پر متعدد بار مقدمہ چلا۔ اس خاندان کے تقریباً تمام مردوں کو عمر قید کی سزا ملی۔ اور انڈمان میں کالا پانی بھیج دیا گیا۔ تمام اثاثہ ضبط کر لیا گیا۔ حویلیوں حتی کہ مقبرہ کو برباد کر دیا گیا۔ ان تمام پریشانیوں اور مشکلات کے باوجود ان مجاہدین نے تبلیغ و تحریک میں اخلاص و ایثار کا ثبوت پیش کیا۔

خلافت، عدم تعاون اور سول نافرمانی کی تحریکوں میں مذہبی و سیاسی قائدین اور عام مسلمانوں کا کردار اہم ہے۔ اس دوران جمعیت علماء بہار، امارت شرعیہ پھلواری شریف، آل انڈیا مومن کانفرنس جیسی تنظیمیں وجود میں آئیں۔ اس پلیٹ فارم سے علماء اور عام مسلمانوں نے دینی اور دنیاوی دونوں طرح کے فائدہ کو مدنظر رکھتے ہوئے آزادی کی جدوجہد میں اہم رول ادا کیا۔

برطانوی اقتدار سے مسلمان سب سے زیادہ متاثر ہوئے۔ سیاسی اقتدار سے بے دخل کر دیے گئے۔ مذہبی اور تعلیمی اداروں کی سرپرستی ختم کر دی گئی۔ مسلمانوں کے مابین مذہبی و مسلکی گروہ بندیوں کا جنم ہوا۔ جس کے نتیجے میں آزادی کے بعد مسلم معاشرے میں دینی و دنیاوی ہر اعتبار سے کافی پستی آ چکی تھی۔ مختلف مسلم مفکرین اور علمائے کرام نے سماجی اور مذہبی انحطاط کے اسباب پر غور کیا۔ سماج میں پھیلی غیر اسلامی رسوم و روایات کی اصلاح اور تعلیمی بیداری کی خاطر ہر مسلک و مکتب فکر کے علماء نے انفرادی و اجتماعی سطح پر اپنی ذمہ داریاں پوری کرنے کی کوشش کی۔ تنظیمی سطح پر امارت شرعیہ پھلواری شریف، ادارہ شرعیہ سلطان گنج پٹنہ، جماعت اسلامی حلقہ بہار، صوبائی جمعیت اہل حدیث بہار، تبلیغی جماعت اور مختلف مدارس و مکاتب اور خانقاہوں نے بھی کارہائے نمایاں انجام دئے۔

بہار کے مسلم معاشرہ میں جزوی اور فروعی اختلافات کی بنیاد پر گروہ بندیاں اور صف بندیاں ہیں جس کا اثر صاف طور پر شادی بیاہ اور مذہبی تہوار کے مواقع پر نظر آتا ہے۔ مختلف اداروں، تنظیموں اور مدارس کی بنیاد بھی مسلکی افکار و نظریات پر ہے۔ مدارس و مکاتب کی ایک معتدبہ تعداد علاقہ میں سرگرم عمل ہیں جو مسلک و مکتب فکر کے اعتبار سے متعدد گروپ میں منقسم ہیں۔ مثلاً جماعت اسلامی، اہل حدیث، دیوبندی، بریلوی، شیعہ وغیرہ مسالک و مکاتب فکر کے حامل مدارس اسلامیہ نے اسلامی اصول کے مطابق حتی المقدور مسلم معاشرہ کی اصلاح کا اہم کام انجام دیا ہے۔ ان مدارس نے اسلامی تعلیمات کو عام انسانوں تک پہنچایا ہے۔

معاشرہ کی تعمیر و اصلاح اور زندگی کے مختلف شعبوں میں مسلمانوں کی رہنمائی میں امارت شرعیہ پھلواری شریف، ادارہ شرعیہ پٹنہ، صوبائی جمعیت اہل حدیث بہار، جماعت اسلامی حلقہ بہار، جمعیت علماء، تبلیغی جماعت، مدارس و مساجد اور خانقاہوں کی خدمات نمایاں اور قابل قدر ہیں۔